AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
Category Y
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 2 Issue 3 (April-June 2025)

وبائی امراض کے دوران گھروں میں عبادات اور مساجد کی بندش: فقہی و تحقیقی جائزہ

Worship at Home and the Closure of Mosques during Epidemics: A Jurisprudential and Analytical Study

Yasir Abdullah
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan, abdullahyasir471@gmail.com

Abstract

This study examines the jurisprudential and analytical dimensions of worship practices during epidemic outbreaks, with a particular focus on the closure of mosques and the performance of prayers at home. Drawing upon the Qurʾān, Hadith, and classical as well as contemporary juristic opinions, the paper explores the balance between preserving communal worship and safeguarding human life. It highlights the scholarly debate on whether mosques should remain open with precautionary measures, or whether temporary restrictions are permissible under exceptional circumstances. The analysis shows that while the majority of scholars discourage the complete closure of mosques, allowances exist for praying at home in cases of illness, fear of contagion, or government-imposed restrictions. The paper further discusses related issues such as Friday and Eid prayers at home, physical distancing in congregational rows, the use of masks, and the application of legal maxims in times of public health crises. The findings suggest that Islamic jurisprudence provides both flexibility and guidance, allowing for precautionary measures without undermining the centrality of mosques in Muslim communal life.

Keywords: Epidemics, Congregational Worship, Mosque Closures, Home Prayers, Islamic Jurisprudence

تمہید

انسانی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ وبائی امراض نے مختلف ادوار میں معاشرتی، معاشی اور مذہبی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ طاعون، ہیضہ اور دیگر مہلک وباؤں کے ساتھ ساتھ موجودہ صدی میں کورونا وائرس نے دنیا کو جس غیر معمولی بحران سے دوچار کیا، اس نے دینی شعائر کی ادائیگی خصوصاً نمازِ جمعہ اور باجماعت نماز کے حوالے سے اہم فقہی سوالات کو جنم دیا۔ ان سوالات میں سب سے زیادہ زیر بحث مسئلہ مساجد کی بندش اور گھروں میں عبادات کا جواز ہے۔ اسلام ایک ایسی کامل شریعت ہے جو ہر دور کے حالات اور انسانی ضروریات کے مطابق رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ قرآن و سنت میں انسانی جان کی حفاظت کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے، اسی بنا پر فقہائے اسلام نے مختلف ادوار میں اس بات پر غور کیا کہ بیماری یا خوف کی حالت میں مسجد میں حاضری کی رخصت موجود ہے یا نہیں۔ موجودہ دور میں جب حکومتوں نے وبائی امراض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے مساجد میں اجتماعات پر پابندی عائد کی تو علماء کرام میں اس پر اختلاف پیدا ہوا۔ کچھ علماء نے انسانی جان کی حفاظت کو مقدم سمجھتے ہوئے ان اقدامات کی تائید کی، جبکہ بعض نے مساجد کی کلی بندش کو شریعت کے مزاج کے خلاف قرار دیا۔ یہ تحقیق اسی تناظر میں قرآن، حدیث اور فقہی ذخیرے کی روشنی میں اس امر کا جائزہ لیتی ہے کہ وبائی ایام میں گھروں میں نماز کی شرعی حیثیت کیا ہے، مساجد کو بند کرنا کہاں تک درست ہے، اور کس حد تک احتیاطی تدابیر کے ساتھ مساجد میں اجتماعی عبادات جاری رکھی جا سکتی ہیں۔ یوں یہ مطالعہ نہ صرف ایک معاصر مسئلے پر فقہی روشنی ڈالتا ہے بلکہ امت مسلمہ کو موجودہ اور آئندہ پیش آنے والے ایسے حالات میں شرعی رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے۔

تعارف

انسانی تاریخ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ روحانی اور جسمانی امراض قدیم ترین ادوار سے انسانی زندگی کا حصہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں روحانی امراض کے علاج کے لیے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا اور آسمانی کتب نازل فرما کر قلبی و روحانی تسکین کے ذرائع فراہم کیے، وہیں جسمانی امراض کے علاج کے لیے اطباء، حکماء اور معالجین کو پیدا فرمایا تاکہ انسانی صحت کی بقا اور تحفظ ممکن ہو سکے۔ صدیوں پر محیط اس سلسلے میں وبائی امراض ہمیشہ انسانیت کے لیے ایک سنگین چیلنج رہے ہیں۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ طاعون جیسی مہلک بیماری نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہزاروں انسانوں کی جان لی، اور بعد ازاں مختلف ادوار میں ہیضہ، طاعون اور دیگر وبائی امراض نے انسانی آبادیوں کو بری طرح متاثر کیا۔ قریب کے زمانے میں کورونا وائرس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں

OPEN ACCESS
CC BY

لے لیا، جس کے نتیجے میں بے شمار جانیں ضائع ہوئیں اور انسانی معاشرت، معیشت اور دینی زندگی شدید متاثر ہوئی۔ اس وباء نے مسلمانوں کے درمیان یہ سوال پیدا کیا کہ آیا مساجد کو عارضی طور پر بند کر کے گھروں میں نماز ادا کی جائے یا پھر محدود احتیاطی تدابیر کے ساتھ مساجد میں باجماعت عبادات کو جاری رکھا جائے۔ ایک رائے کے مطابق بیماری کے پھیلاؤ کے خطرے کے پیش نظر گھروں میں نماز ادا کرنا زیادہ محفوظ ہے، جبکہ دوسری رائے یہ تھی کہ مساجد کو کلی طور پر بند کرنا درست نہیں؛ بلکہ مسجد کا عملہ اذان اور باجماعت نماز کو محدود پیمانے پر جاری رکھے، اور مریض حضرات گھروں میں نماز ادا کریں، جبکہ صحت مند افراد احتیاطی تدابیر کے ساتھ مسجد میں شریک ہوں۔ یہی وہ بنیادی سوال ہے جس پر یہ تحقیق مرکوز ہے کہ اگر کسی مقام پر وبائی متعدی امراض — جیسے کورونا یا طاعون — پھیل جائیں اور ان کے مزید پھیلاؤ کا خطرہ لاحق ہو تو کیا انسانی جانوں کی حفاظت کے پیش نظر مساجد اور عبادت گاہوں میں اجتماعات پر عارضی پابندی لگانا جائز ہے؟ کیا ایسی صورت میں گھروں کو عبادت کے مراکز کے طور پر استعمال کرنے کی شرعی گنجائش موجود ہے؟ اس مقالے میں ان تمام سوالات کا تفصیلی جائزہ قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں پیش کیا جائے گا۔

مرض کی تعریف اور مفہوم

مرض کی جمع امراض ہے۔ علم طب کے شعبے میں انسانی بدن کے مزاج کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔ مزاج بدن کے خاص اعتدال اور توازن کو ظاہر کرتا ہے جو صحت مند زندگی کے لیے لازمی ہے۔ جب بدن کے اس اعتدال میں کوئی خرابی یا تبدیلی اتی ہے تو اسے ایک طرح کا عارضہ یا مرض تصور کیا جاتا ہے۔ اس عارضہ یا خرابی کی وجہ سے بدن کے مختلف افعال میں خلل پڑ سکتا ہے جو مختلف بیماریوں کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ مرض کی تعریف میں یہ اہم ہے کہ اسے صرف ایک جسمانی حالت نہ سمجھا جائے بلکہ اسے ایک عارضے کے طور پر دیکھا جائے جو بدن کی طبعی حالت کو بھی گاڑ دے اس میں نہ صرف جسمانی بلکہ نفسیاتی اور احساسی عوامل بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مختصراً علم طب کے مطابق انسانی بدن کے مزاج میں ایسا عارضہ، خرابی یا بیماری جو بدن کو اس کے خاص اعتدال سے نکال دے اسے مرض کہا جاتا ہے۔ مرض کا لفظ قرآن پاک میں روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی بیماریوں کے معنوں میں آیا ہے جیسا کہ آیت مبارکہ ہے:

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًاۚ (1)

ان لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے پھر اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی۔

علامہ جرجانی نے بھی "التعریفات" میں مرض کے حوالے سے مذکورہ تعریف ہی بیان کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ

المرض ھو ما یعرض للبدن فیخرجه عن الاعتدال الخاص۔

بیماری وہ ہے جو جسم کو اس کے مناسب اعتدال سے نکال دے۔(2)

لفظ صحت کے مترادف کے طور پر ایک لفظ " السقم "بھی قرآن پاک میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ والسلام کے بارے میں آتا ہے انہوں نے فرمایا کہ "فَقَالَ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ"

یعنی انہوں نے کہا کہ میں بیمار ہوں۔(3)

علامہ ابن کثیر، امام طبری اور دیگر مفسرین کے مطابق مرض کا لفظ دینی اور روحانی بیماریوں کے معنوں میں آیا ہے جیسا کہ دل میں نفاق اور ریا کی بیماریاں وغیرہ۔ لیکن جسمانی مرض کے لیے قرآن پاک میں مختلف مقامات پر مرض کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ۔

پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔(4)

یعنی مرض کا لفظ جسمانی اور روحانی دونوں قسم کی بیماریوں کے لیے استعمال کیا گیا ہے

وباء کا مفہوم

"وباء "اردو زبان کا لفظ ہے جو عربی سے ماخوذ ہے ۔ یہ اردو میں اسم مؤنث کے طور پر مستعمل ہے جبکہ عربی میں یہ اسم مذکر ہے۔" وباء "ایک ایسا لفظ ہے جو بڑے پیمانے پر مرض کے پھیلاؤ کی اکاسی کرتا ہے جو کہ ایک فرد سے دوسرے فرد میں تیزی سے منتقل ہو سکتا ہے اس طرح کے متعدی بیماری وباء یا وائرس کہلاتی ہے۔ مزید اردو لغات کی بیان کرتا تعریفات کے مطابق وباء کے معانہ کئی پہلوؤں میں بیان کیے جا سکتے ہیں۔ ایک تعریف میں وباء کو ایک ایسی بیماری کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو بڑے پیمانے پر پھیلتی ہے اور عام طور پر متعدی ہوتی ہے جیسے طاعون یا ہیضہ وغیرہ۔ یہ بیماریاں انسانی ابادی میں تیزی سے پھیلتی ہیں اور بڑے نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔ دوسری تعریف میں وباء کا استعال کنایہ کے طور پر ہوتا ہے جس میں اسے مرگ عام یا ملک گیر مرض کے طور پر بیان کیا جاتا۔ یہاں وباء کا مطلب موت کی ایک وسیع لہر یا ایسی بیماری ہے جو بڑے پیمانے پر جانوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ تیسری تعریف میں وباء کا استعال مجازی معنیٰ میں ہوتا ہے جس میں اسے ایسی بیماری یا مصیبت کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو انسانوں کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتی ہے۔"وباء "کا استعال بعض اوقات کسی ایسی سنگین صورتحال یا مشکل کے لیے بھی کیا جاتا ہے جو اجتماعی طور پر بڑے پیمانے پر اثر انداز ہوتی ہے۔(5)

ان تینوں تعریفات میں وباء کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لایا گیا ہے جو کہ ہمیں اس لفظ کے وسیع استعمال اور اس کی گہرائی کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں ۔ان تعریفات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ "وباء "کا استعمال صرف جسمانی بیماریوں تک محدود نہیں بلکہ یہ زیادہ وسیع معنوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

عربی میں وباء کی تعریف

الوباء الطاعون ، وقیل ھو کل مرض عام(6)

وباء طاعون کا نام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہر عام بیماری وباء ہے۔

اسی طرح ایک اور تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی جاتی ہے کہ

"یاتی بمعنی المرض المعدی ، الذی ینتشر انتشارا سریعا بین بنی البشر او حتی بین الحیوانات والاشجار ، فکل مرض معدی سریع الانتشار یسمی وباء(7)

ترجمہ :یہ ایک متعدی بیماری کے معنی میں آتا ہے جو انسانوں یا جانوروں اور درختوں کے درمیان بھی تیزی سے پھیلتا ہے ہر تیزی سے پھیلنے والی متعدی بیماری کو وباء کہتے ہیں۔

اسی طرح اصطلاحاً اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے۔

"مرض یعم الکثیر من الناس فی جھۃ من الجھات دون غیرھا بخلاف المعروف من احوال الناس وامر اضھم وعند الاطباء : مرض یصیب افرادا کثیرین فی ای مکان وفی وقت واحد ۔(8)

ترجمہ :ایک بیماری جو عام حالات اور لوگوں کی بیماریوں کے برعکس ایک علاقے میں بہت سے لوگوں کو متاثر کرتی ہے اور دوسرے میں نہیں،اور اطباء کے مطابق ایک بیماری جو کسی بھی جگہ اور ایک ہی وقت میں بہت سے لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری میں Epidemic کی یوں تعریف کی گئی ہے،

" The rapid spread of a disease among many people in the same place. "(9)

کسی بیماری کا ایک ہی علاقے میں رہنے والے بہت سارے افراد میں تیزی سے پھیلاؤ Epidemic کہلاتا ہے۔

اس پر کوئی متفقہ رائے نہیں پائی جاتی کہ وبائی مرض کتنے علاقے میں اور کس حد تک پھیلا ہو تو اس کے لیے Epidemic کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔اس اصطلاح کی ایک نسبتا زیادہ واضح تعریف میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ وہ بیماری ہے جو وسیع پھیلاؤ رکھنے والی ہو

وبائی متعدی امراض کے دوران گھروں میں عبادات کے متعلق علماء کرام کی عمومی آراء

جب پاکستان میں کرونا وائرس پھیلا اور اس نے اپنے انتہائی خطرناک اثرات دکھائے تو حکومت پاکستان نے مساجد میں باجماعت نماز اور جمعہ کے لیے پابندیوں کا اعلان کیا۔ پاکستانی حکومت کے ان اقدامات پر علماء کرام کی مختلف آراء سامنے آئیں ۔کچھ علماء کرام نے حکومت کے اقدامات کی مکمل حمایت کی جبکہ کچھ نے ان پر نقطہ چینی کی اس سلسلے میں علماء کرام کی مختلف آراء سامنے آئیں۔ کچھ علماء کرام نے شریعت کے اصولوں کی بنیاد پر ان اقدامات کی حمایت کی۔ان کا کہنا تھا کہ انسانی جان کی حفاظت اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور حدیث میں بھی آتا ہے کہ نا نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان اٹھاؤ۔(10)

انہوں نے مسلمانوں کو گھر پر نماز پڑھنے کی تلقین کی۔ پاکستان سے قبل سعودی عرب، امارات، کویت، قطر اور عمان جیسے ممالک نے بھی مساجد میں باجماعت نماز اور جمعہ پر پابندیاں لگا دی تھیں ان ممالک کے لوگوں کو گھر پر نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی جو شریعت کے اصول اور ضرورت احتیاط کو مد نظر رکھنے کے مطابق تھا۔جبکہ کچھ علماء کرام کا ماننا تھا کہ مساجد کو مکمل طور پر بند کرنا یا جماعتوں پر پابندی لگانا شریعت کی روح کے خلاف ہے ان کا کہنا تھا کہ مساجد میں بہت سی حفاظتی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں جیسا کہ سماجی فاصلہ اور صفائی کا خصوصی خیال رکھنا لیکن مکمل طور پر پابندی درست عمل نہیں ہے۔

جو علماء کرام مساجد کی بندش کے قائل نہیں ہیں ان حضرات کا استدلال درج ذیل نکات پر مبنی ہے:

-1تاریخ میں کرونا وائرس سے پہلے بڑی بڑی وبائی امراض ائیں لیکن مساجد کو بند نہیں کیا گیا۔

-2جب دشمن سے مڈ بھیر میں بھی نماز سے رخصت نہیں دی گئی تو کسی وبا کی وجہ سے کیسے دی جا سکتی ہے؟

-3مریضوں کو تو مسجد میں انے سے منع کیا جا سکتا ہے لیکن تندرست افراد کو مسجد میں انے سے نہیں روکا جا سکتا جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے "اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کے گھروں میں اس کے نام کی یاد سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو ؟(11)"

پابندی کی حمایت کرنے والے علماء کرام نے درج ذیل آراء پیش کیں ۔

-1کچھ علماء کرام کا کہنا تھا کہ تدبیری امور کے متعلق کسی رائے کا تاریخ میں موجود نہ ہونا شرعاً اس کے غلط ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ماضی میں جو وبائی پھوٹی ہیں اگر ان کے سد باغ کے لیے مساجد کی بندش کا فیصلہ نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسا فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا خصوصاً جب شریعت میں کسی

CC BY

سبب کی بناء پر مساجد میں عدم حاضری کی رخصت موجود ہو جیسا کہ بارش کے دوران یہ اعلان کروایا جاتا تھا کہ گھروں میں نماز پڑھ لی جائے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کسی عذر کی وجہ سے مساجد میں نہ آنے کی رخصت موجود ہے بلکہ خود شارع نے اس کی ترغیب دی ہے اس سے مساجد میں نہ آنے کا شرعی جواز نکلتا ہے۔

-2سابقہ اہل علم اور مجتہدین نے ایسا کرنا ضروری نہیں سمجھا یا ان کے گمان کے مطابق مسجد میں حاضری سے ان کی پھیلاؤ کا خطرہ نہیں ہوگا۔ویسے بھی طاعون وغیرہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں جبکہ کرونا کا معاملہ یکسر مختلف ہے کہ اس کی ظاہری علامات بہت زیادہ واضح اور نمایاں نہیں ہے اور نہ ہی جلد ظاہر ہوتی ہیں اس لیے احتیاط ہی اصل حل ہے اس کے علاوہ ان زمانوں میں طاعون سے لاکھوں لوگ ایک ہی وقت میں اور ایک ہی علاقے میں ہلاک ہوتے رہے ہیں جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں اڑھائی لاکھ لوگ لقمہ اجل بن گئے تھے، تو کیا ضروری ہے کہ اب بھی ہزاروں لوگوں کی جانیں داؤ پر لگائی جائیں؟(12)

ڈاکٹر مشتاق احمد ، وبائی امراض و جمعہ و جماعت پر پابندی ، حارث پبلی کیشنز ، ص8 :

-3تاریخی مطالعے سے ایسے شواہد بھی ملتے ہیں کہ وبا کی وجہ سے اتنی اموات ہوئی ہیں کہ مساجد میں آنے والے ہی نہ رہے اور وہ بند ہو گئیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ448 ھ میں مصر اور اندلس میں ایسا قحط اور وباء پھیلی جس کی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی حالت یہ ہو گئی کہ مساجد بند پڑی تھیں اور کوئی نماز پڑھنے والا نہ تھا اس کا نام جوع الکبیر سال رکھا گیا تھا۔

(13)شمس الدین الذہبی ، سیر اعلام الانبیاء ، ص313 :

-4جہاں تک نماز خوف کی مثال ہے تو اس میں بھی سبھی کو ایک ہی وقت میں نماز باجماعت پڑھنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ دو گروہ بنا کر ایک کو نماز پڑھنے اور دوسرے کو لڑنے کی ہدایت دی گئی۔لیکن اگر اجتماع خود ہی خطرے کا باعث ہو تو اس سے استدلال صحیح نہیں بنتا کیونکہ علت مختلف ہے وہاں علت دشمن کا خوف ہے جسے ایک گروہ روک سکتا ہے یہاں وائرس پھیلنے کا اندیشہ ہے جو لوگوں کے جمع ہونے سے پھیلتا ہے اس لیے اس سے بچنے کے لیے بڑے کٹ سے گریز لازم ہے۔

-5بعض اہل علم نے کہا ہے کہ تندرست کو مسجد سے روکنا حرام ہے البتہ مریض کو روکا جا سکتا ہے مگر اس سلسلے میں مشکل ہی یہ ہے کہ مریض اور تندرست میں فرق دشوار ہے کیونکہ پہلے مرحلے میں مریض کا پتا ہی نہیں چلتا جبکہ وائرس موجود ہوتا ہے جو دوسروں میں منتقل ہو جاتا ہے اسی بنیاد پر سبھی کو احتیاطا ایک دوسرے سے فاصلے پر ہی رہنا چاہیے جو کہ باجماعت نماز کی صورت میں ممکن نہیں الا یہ کہ بہت تھوڑے لوگ ہوں اور وہ بھی فاصلے پر کھڑے ہوں اس کے علاوہ احتیاطی تدابیر کے طور پر لوگوں کو اجتماع سے روکنا اس آیت کے زمانے میں نہیں آتا کہ مساجد میں روکنے والے ظالم ہیں کیونکہ یہاں ایک عذر موجود ہے یعنی انسانی جان کی حفاظت کا اہتمام۔جب ک کہ قابل مذمت عمل یہ ہے کہ لوگوں کو بلا وجہ صرف اللہ کی عبادت سے روکنے کے لیے مساجد کے دروازے ان پر بند کر دیا جائیں۔

واضح رہے کہ یہ مسئلہ اجتہادی نوعیت کا ہے جس میں اختلاف رائے کی گنجائش موجود ہے اس لیے دوسری رائے رکھنے والوں پر طعن و تشنیع یا بدتہذیبی روا نہیں۔ علمی مکالمے اور نقد و نظر کا سلسلہ اگرچہ جاری رکھا جا سکتا ہے

وباء کے دوران گھروں میں عبادات کی بحث

وبائی متعدی مرض کے دوران متاثرہ علاقوں میں آمدورفت کے ساتھ ساتھ مریض شخص سے میل جول کی ممانعت بیان کی گئی ہے اور متعدی مریضوں حتیٰ کہ جانوروں سے بھی فاصلے رکھنے کی تلقین کی گئی ہے احتیاطی تدابیر کی مشروعیت کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سی تدابیر ہیں جن کی شرعی احکام میں گنجائش ہو جیسا کہ مساجد میں اجتماعی عبادات کے بہت سے مسائل ہیں جن میں چند احتیاطی امکانات درج ذیل ہیں، شرعی ضرورت کے وقت اور غیر معمولی حالات میں نماز جمع کرنے کی شرح میں رخصت موجود ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو مدینہ میں کسی خوف اور بارش کے بغیر جمع کیا وکیع کی روایت میں ہے کہ سعید نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تا کہ میں اپنی امت کو دشواری میں مبتلا نا کروں۔(14)

اسی طرح حضرت سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے بارش والی ایک رات میں مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھا اور کبار تابعی علماء کی ایک جماعت ان کے ساتھ تھی تو کسی نے بھی ان کی مخالفت نہ کی چنانچہ اس مسئلے پر اجماع ہو گیا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے لیکن الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

"بارش، مرض اور سفر کے وقت نماز جمع کرنے کی رخصت ہے اور اپنی دی ہوئی رعایتوں سے فائدہ اٹھانا اللہ کو محبوب ہے سو جب مسلمانوں پر بارش آئے جس سے اپنے وقت پر نماز ادا کرنا مشکل ہو جائے تو وہ سفر کی طرح ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء کو جمع کر سکتے ہیں اور یہ درست ہے کہ حدیث منسوخ نہیں بلکہ خوف، بارش اور سفر کے علاوہ مزید کسی شرعی عذر اور رکاوٹ کی صورت میں بھی نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے کیونکہ رکاوٹ بھی ایک شرعی عذر

CC BY

ہے سو جب بازاروں میں، مساجد کے گرد پھسلن اور کیچڑ ہو جائے، چاہے بعض لوگ ہی اس سے متاثر ہوں تو یہ عذر ہے اگر بعض لوگ اختلاف سے بچتے ہوئے ظہر و عصر کو جمع نہ کریں اور مشقت پر صبر کریں تو یہ بھی اچھا ہے"۔(15)

اسی طرح مرض اور خوف کی مشکل ترین حالت میں نماز باجماعت کو ترک بھی کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں دوران جہاد نمازِ خوف کے سلسلے میں آتا ہے۔

"اگر تم حالت خوف میں ہو تو خواہ پیدل ہو یا سوار جیسے ممکن ہو نماز ادا کر لو(16)"

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کے دوران جہاد پیادہ یا سوار ہر حالت میں حتیٰ کہ اشارے کے ساتھ بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے ہر شخص اپنی طرف سے قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے اور حسبِ ضرورت قبلہ کے علاوہ دوسری سمت بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔(17)

اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے مؤذن کو سنا اور اس کی اتباع کرنے مسجد میں آنے سے پہلے اسے کوئی عذر مانع نہ ہوا سننے والوں نے پوچھا کہ عذر کیا ہے ؟فرمایا کوئی بیماری یا خوف, تو ایسے آدمی کی نماز جو وہ پڑھے گا مقبول نہیں ہوگی۔(18)

اسی طرح حضرت سیدنا نافع نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے ایک مرتبہ سخت سردی کی رات میں ضجنان نامی پہاڑی پر اذان دی پھر فرمایا اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو انہوں نے بتایا کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم دورانِ سفر سخت سردی یا بارش کی رات میں اپنے مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اذان کہنے کے بعد یوں کہہ دے کہ توجہ سے سنو اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔(19)

اسی طرح حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ سفر میں نکلے تو بارش ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی خیمے میں نماز پڑھنا چاہے تو اسے اجازت ہے۔(20)

احادیث میں سفر کا ذکر اتفاقی ہے اگر ایسے حالات حاضر میں پیدا ہو جائیں تو عام حالات میں بھی مذکورہ اعلان کیا جا سکتا ہے تاکہ لوگوں کو سہولت رہے اور مسجد میں آنے کی مشقت سے محفوظ رہیں چنانچہ وباء کے زمانے میں جب لوگوں کی اختلاط سے بیماری کے پھیلنے کا واقعی اندیشہ ہو اور معتبر اطباء اس کی تصدیق کردیں تو مساجد کی بجائے گھروں میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ مسجد کی جماعت کا نظام معطل نہ ہو اس لیے کہ عذر عام) مثلآ بارش، شدید ٹھنڈ وغیرہ (کی صورت میں شریعت نے مسجد کی حاضری کے لزوم میں رخصت دی ہے لیکن اس پر مداومت نہ کی جائے،

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے بارش کے دن خطبہ دینے کا ارادہ کیا جب موذن حی الصلاۃ پہنچا تو انہوں نے اس حکم دیا کہ اعلان کرو ہر شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ لے اس سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تو حضرت ابن عباس نے فرمایا یہ کام اس شخص نے کیا ہے جو ہم سے بہتر تھا۔(21)

اور یہ باجماعت نماز اور جمعہ واجب ہے مذکورہ تفصیلات سے علم ہوا کہ بوقت ضرورت امام باجماعت نماز کو گھروں میں پڑھنے کی اجازت بھی دے سکتا ہے اور راج یہی ہے کہ یہ اجازت پر مبنی جملہ اذان کے آخر میں کہا جائے تاکہ اذان کا نظم متاثر نہ ہو۔ اور راجح قول کے مطابق مسجد میں آنے کا اذان میں اعلان ہونا چاہیے اور دوسری طرف گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت بھی اور ان دونوں میں تضاد ہے چنانچہ دونوں میں امکانی تطبیق یہ ہے کہ گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت اور مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت ہے۔

علماء کرام کے مذکورہ اقوال اور اور اعمال سے علم ہوتا ہے کہ ان احادیث سے مساجد کی کلی بندش یا باجماعت نماز کو بند کر دینے یا موقوف کر دینے کا استدلال درست سے نہیں بلکہ یہصرف رخصت کی قبیل سے ہے اور مساجد میں باجماعت نماز بہر طور جاری رکھی جائے مساجد کا عملہ ایک گھر کے افراد کی طرح قرنطینہ میں رہتے ہوئے کم از کم چند نمازیوں کے ساتھ مسجد میں اذان اور باجماعت نماز و جمعہ کو جاری رکھ سکتا ہے اگر کسی علاقے میں بڑے پیمانے پر حقیقی مرض پھیل جائے تو باجماعت نماز سے رخصت کے مؤقف کو اگر معاشرے میں عام کر دیا جائے تو اس سے خود اکثر طبّی اور شرعی مقاصد حاصل ہو جاتے ہیں لہذا مساجد کو بند نہ کیا جائے مساجد میں احتیاط کے ساتھ باجماعت نماز و خطبہ جاری رہے اور مساجد میں عام مسلمانوں کا آنا افضل سمجھا جائے جبکہ حتمی مریضوں کو بھی بتایا جائے کہ شرعی اور طبّی طور پر ان کا مسجد میں آنا کوئی کار ثواب نہیں بلکہ بعض اوقات باعث گناہ بھی ہو سکتا ہے جب تک حالات سنگین نہ ہوں اور مرض بڑے پیمانے پر پھیلا نا ہو تو کار عزمیت اور افضل یہی ہے کہ نماز کو مسجد میں ہی پڑھا جائے جیسا کہ پیچھے اقوال ذکر کیے گئے ہیں انہوں نے ایسے ہی حالات میں باجماعت نماز کی افضل ہونے کا دعوی کیا ہے تاہم جب مرض بڑے پیمانے پر پھیل جائے تو بعض اوقات رخصتوں پر عمل کرنا باعث فضیلت بھی ہو سکتا ہے

CC BY

جیسا کہ ایسے حالات میں نبی کریم ﷺ نے دورانِ سفر ایک ہجوم دیکھا۔ اس میں ایک آدمی نظر آیا جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ شخص روزے دار ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے حالات میں) دوران سفر میں (روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔(22)

ایسے ہی صحیح مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں فتح مکہ کے لیے مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے ۔ آپ روزے کی حالت میں تھے۔جب مقام کراع الغمیم پہنچے تو آپ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بہت مشکل ہو رہا ہے اور وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے لوگوں کے سامنے کر کے نوش کر لیا۔ اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگوں نے روزہ افطار نہیں کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں۔(23)

معلوم ہوا کہ افضل ہونے کا تعلق آسانی اور سہولت کے ساتھ بھی ہے اور جب کوئی کام شدید مشقت کا باعث بن جائے تو اس وقت اللہ کی دی ہوئی رخصتوں پر عمل کر نا ہی افضل ہوتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ حدیث پر امام بخاری کا عنوان بھی اس کی نشاندہی کرتا ہے

" باب قَوْلِ اللَّنبی مِن ظُلَّ عَلَيْهِ و اشتد الحر ليس من البر ، الصوم في السفر"

اگر متعدی مرض حقیقتاً پھیل جائے تو مسلمانوں کے لئے مساجد میں آکر با جماعت نماز پڑھنے کی رخصت موجود ہے۔ تاہم ایسی صورتحال میں گھروں میں با جماعت نماز کو فروغ دینا چاہیے ۔ جیسا کہ بہت سے دین دار مسلمانوں نے ایسے حکومتی احکامات کے دوران اپنے گھروں کو مساجد بنادیا۔ جس میں خواتین اور بچوں کو بھی باجماعت نماز میں شریک کیا جاتا۔

با جماعت نمازوں کو موقوف کر کے ، مساجد کی کلی بندش کا حکم

مساجد پر انتظامی کلی بندش لگانے اور یہاں باجماعت نماز کی ممانعت کی شرع اسلامی سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔ اور یہ اس آیت میں مذکور مذمت کے سیاق میں داخل ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَى فِي خَرَابِهَا۔(24)

"اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام ذکر کرنے سے روکے اور اس کی ویرانی کے درپے ہو ؟"

امام قرطبیؒ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"مجموعی طور پر مساجد میں نمازوں اور شعائر اسلامیہ کو معطل کر دینا ہی ان کو ویران کرنا ہے۔(25)"

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ

ویرانی کے درپے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جن مقاصد کے لئے مساجد بنائی گئی ہیں، ان کاموں کو وہاں معطل کر دیا جائے۔ یہ صورت اللہ کا نام لینے سے بھی عام تر اور ان تمام امور میں شامل ہے جن کے لئے مساجد بنائی جاتی ہیں، جیسے علم سیکھنا سکھانا، اعتکاف کے لئے بیٹھنا، نماز کا انتظار کرنا، اور ان دونوں لئے مساجد بنائی جاتی ہیں، جیسے علم سیکھنا سکھانا، اعتکاف کے لئے بیٹھنا، نماز کا انتظار کرنا، اور ان دونوں امور سے مزید عام صورتیں بھی اس سے مراد لی جاسکتی ہیں۔(26)

ایک طرف یہ تاریخی حقیقت ہے کہ خیر القرون میں کبھی مساجد کو سنگین ترین متعدی امراض میں بھی بند نہیں کیا گیا، اور مساجد میں کلی طور پر باجماعت نماز کبھی موقوف نہیں کی گئی۔ تاہم بعد کے سالوں میں بعض اوقات قحط یا وباء کی شدت میں اتنا اضافہ ہوا کہ مساجد میں نماز ہونا ممکن نہ رہا۔

اور جب حکومت نے انتظامی دفاتر ، کریانے کی دکانیں اور منڈیاں، بینک ، تمام میڈیا ہاؤسز اور ہسپتال کھلے رکھے تو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کی شدت اس قدر زیادہ نہیں کہ وبائی مرض کے مشکل ترین ایام کے دوران بنیادی شرعی اور انسانی ضروریات کو ہی ترک کر دیا جائے۔ ٹی وی، میڈیا سنٹر ، انتظامی ادارے اور سرکاری میٹنگیں تو جاری رہتی ہیں ، اسی طرح کھانے پینے کے سامان کی نقل و حرکت کی مجبوری کو تسلیم کرتے ہوئے ،ان کے انتظامات کو گوارہ کیا جاتا ہے۔ ضروری اشیا اور کھانے پینے کے سامان کی دکانیں بھی مختصر وقت کے لئے ضروری کھلتی ہیں، تو جب ان تمام چیزوں کی بامر مجبوری گنجائش دی جاتی ہے تو مساجد کو بھی مسلمان کی بنیادی ضرورت سمجھنا چاہیے اور ان میں ضروری احتیاط اور بعض پابندیوں کے ساتھ سلسلہ عبادت کو جاری و ساری رہنا چاہیے۔ کورونا کے تناظر میں مذکورہ بالا وجوہ اور شرعی دلائل کی بنا پر اہل حدیث علماے کرام نے یہ فتویٰ دیا۔

کہ کسی بھی صورت میں اللہ کے بندوں پر اللہ کے گھروں کو بند کرنے کا نہ سوچیں جیسا کہ یہ مساجد تو رحمت کے دروازے ہیں اور امیدوں کے مراکز ۔ صحابہ کرام اور تابعین وغیرہم کے زمانے میں طاعون اور کثرت اموات جیسے مصائب میں ان کا تعامل مساجد سے لگاؤ اور تمسک تھا نہ کہ انھیں بند کرنا۔ فرض نمازوں اور نماز جمعہ کے علاوہ دیگر اوقات میں مقامی حالات کے مطابق امن عامہ اور صحت کے لیے مساجد کو بند کیا جا سکتا ہے اور اس کا جواز موجود ہے، لیکن جبرا مساجد کو کلیہ بند کروا دیا ناجائز اور حرام ہے۔

CC BY

اس بنا پر ۱۸ راپریل ۲۰۲۰ء کو رمضان المبارک ۱۴۴۱ سے چند دن قبل، پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علمائے کرام نے مساجد کھلی رکھنے کی مسلسل جد و جہد کی اور آخر کار صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کے ساتھ ۲۰ نکات پر اتفاق کر کے احتیاطی تدابیر کے ساتھ باجماعت نماز، نماز تراویح ، اور جمعہ پر اتفاق کیا جبکہ سحر و افطار کے اجتماعات اور اعتکاف پر پابندی کو مدی کو قبول کیا۔ اور بعد ازاں وزیر اعظم پاکستان نے یہ اعتراف بھی کیا کہ مساجد میں احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کی وجہ سے کورونا وائرس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔(27)

ایسے حالات میں وبائی امراض میں مساجد کو کلی طور پر بند کرنے کی بجائے بہر صورت اذان اور انتظامیہ کے چند افراد کے ساتھ نماز با جماعت کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے۔ مساجد کی انتظامیہ اور نمازیوں کو چاہیے کہ وہ از خود تمام ممکنہ شرعی اور طبّی تدابیر اختیار کریں جیسا کہ:

مساجد میں ہر آنے والے کو جراثیم کش محلول سے ہاتھ پاؤں دھونے چاہئیں۔

مساجد کی سطح زمین اور جائے نماز ایسے ہوں جو کم سے کم جراثیم کو قبول کرنے والے ہوں

اور اگر جائے نمازوں کو ہر نماز سے قبل دھو یا صاف کر لیا جائے تو یہ احتیاط بھی کرنی چاہیے۔

.ننگے فرش پر نمازیں پڑھی جائیں جس کو ہر دو نمازوں کے بعد دھو لیا جائے۔

.نمازیوں کو گھر سے وضو کر کے آنے ، سنتوں کو گھر میں ادا کرنے اور خطبہ جمعہ کو مختصر کر دینا چاہیے۔

.باجماعت نمازوں کو احادیث کے مطابق مشکل صورت حال میں جمع بھی کیا جا سکتا ہے۔

.نمازیوں کی تعد اد اور نماز کے دورانیہ کو مختصر ترین کیا جائے۔

.سنگین حالات میں نمازی ہاتھ ملانے کی بجائے اشارے سے بھی سلام کر سکتے ہیں

.ایک دوسرے سے لمبی گفتگو کرنے اور تبلیغی و دعوتی اجتماعات سے بھی گریز کیا جائے۔

.حالات کی سنگینی کے تحت مختلف علاقوں میں مختلف پالیسیاں بنائی جائیں جیسا کہ حکومت بھی مختلف انتظامی رویے اختیار کرتی ہے۔

.جب کسی علاقے میں عام آمد ورفت جاری ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہے کہ ابھی وباء نے اس علاقے کو مجموعی طور پر متاثر نہیں کیا، سو اس کے احکام بھی ویسے ہی ہوں گے۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے علم ہوتا ہے کہ قیامت تک پیش آنے والے جملہ مسائل میں شریعت محمدیہ کی مفصل رہنمائی موجود ہے ، جس کی نشاندہی علمائے کرام وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں ہر مسئلہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کی ہدایات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے ، اس میں دنیا و آخرت کیبھلائی ہے!!

جمعہ کی نماز گھروں میں پڑھنے کا حکم

جن مقامات پر جمعہ کی نماز ہے اگر وہاں کچھ لوگوں کی کسی بھی وجہ سے جماعت جمعہ فوت ہو جائے یا کسی وجہ سے وہ شریک نہ ہو سکیں، اور جمعہ قائم کرنے کی کوئی شکل موجود نہ ہو ، تو ایسے حالات میں حکم شریعت یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ظہر کی نماز تنہا ادا کریں گے۔ تو بالکل اسی طرح وباء کے دنوں کا بھی یہی حکم ہے ، ایسے مقامات پر جمعہ کے دن جمعہ سے پہلے یا بعد ظہر کی نماز با جماعت ادا کرنا مکروہ ہے، اس دن مسلمانوں کے لئے دو ہی راستے ہیں، جمعہ میں حاضر ہوں یا ظہر کی نماز تنہا ادا کریں۔(28)

وباء کے زمانہ میں گھروں میں عیدین کی نماز پڑھنا

عید کے بھی وہی احکام و شرائط ہیں جو جمعہ کے ہیں، البتہ عیدین میں خطبہ دینا سنت ہے واجب نہیں ہے ، اس لئے اگر وبائی مرض یا لاک ڈاؤن کی وجہ سے عید گاہ یا مساجد میں عید کی نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو تو گھر میں یا کسی دوسرے مقام پر عید کی نماز پڑ ھنادرست ہے، بشرطیکہ گھر کا دروازہ کھلا ہوا ہو اور جماعت میں امام کے علاوہ تین بالغ مرد مقتدی موجود ہوں۔(29)

ماسک لگا کر نماز پڑھنا

عام حالات میں بلا عذر ناک اور منہ و غیر ہ کو ڈھانپ کر نماز پڑ ھنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن عذر کی صورت میں اس کی گنجائش ہے ، اس لئے وبا سے بچنے کے لئے اگر کوئی شخص ماسک لگا کر نماز پڑھے اور ڈاکٹر اور حکام اس کو لازمی قرار دیں تو اس کو معذور قرار دیا جائے گا، اور نماز بلا کراہت درست ہو گی۔(30)

صف میں نمازیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا

OPEN ACCESS
CC BY

نماز میں اقتدا کے درست ہونے کے لئے اتحاد مکان شرط ہے ، خواہ اتحاد حقیقتاً ہو یا حکما، پوری مسجد ، یا صحن مسجد مکان متحد کے حکم میں ہے ، اس لئے اگر مقتدیوں کے درمیان دو صفوں سے بھی زیادہ فاصلہ ہو تو بھی نماز درست ہو جائے گی، الا یہ کہ درمیان میں کوئی وسیع سڑک یا شہر حائل ہو، البتہ بے ضرورت ایسا عمل کرنا مکروہ تحریمی ہے۔۔۔۔۔۔ اسی طرح عام حالات میں ایک صف میں نمازیوں کے درمیان بلا عذر فاصلے رکھنا خلاف سنت ہے ، گو کہ نماز ہو جائے گی، اس لئے کہ احادیث میں صفوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونے کی سخت تاکید آئی ہے، کیونکہ درمیانی خلا میں شیطان گھس جاتا ہے، اس لئے کرونا سے تحفظ کے لئے اگر واقعتاً نمازیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا ضروری ہو اور یہ محض وہم نہ ہو تو اس صورت میں صفوں میں دو شخصوں کے درمیان قدرے فاصلہ رکھنے کی گنجائش ہو گی، اور ترک سنت پر گناہ نہ ہو گا

کورونا سے متاثرہ افراد کا جماعت کے وقت مسجد میں آنا

کرونا سے متاثر افراد کے لیے مسجد آنا اور جماعت میں شریک ہونا درست نہیں اس لیے کہ یہ دوسرے نمازیوں کے لیے باعث ایذا ہو سکتے ہیں احادیث میں مسجد کے ماحول کو پاک صاف اور بے ضرر رکھنے کی تاکید کی گئی ہے اسی لیے مسجد میں لہسن، پیاز اور بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے۔ متعدی مرض کا معاملہ تو اس سے بھی زیادہ نازک اور خطرناک ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک جزامی شخص کو مسجد حرام انے اور طواف کرنے سے روک دیا تھا ۔

کرونا کی وجہ سے حج و عمرہ پر پابندی

اصول کے مطابق محض وباء کے اندیشے سے عام مسلمانوں کے لیے حج و عمرہ کا دروازہ بند کرنا درست نہیں ہے البتہ مسجد کی طرح کرونا سے متاثر اشخاص پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے اس لیے کہ متعدی امراض میں مبتلا شخص بسا اوقات دوسروں کے لیے باعث اذیت بن سکتا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک جزامی عورت پر طواف اور حرم پاک میں داخلے پر پابندی عائد کی تھی دراصل ایسے مریض پر حج ہی فرض نہیں ۔ حج کی فرضیت کے لیے بدن کی صحت و سلامتی کی بنیادی شرط ہے

نتائج

.مساجد کو مکمل طور پر بند کرنے کرنے کا ذکر تاریخ میں نہیں ملتا

.مریض کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے ۔

.مرض کے علاوہ اگر کوئی دوسرا شرعی عذر ہو تو انسان گھر میں نماز ادا کر سکتا ہے

.متعدی مرض کے دنوں میں صحت مند لوگ مسجد میں احتیاطی تدابیر کیساتھ نماز ادا کریں۔

.اگر حالات زیادہ سنگین ہیں تو مسجد میں صرف مسجد کا عملہ ہی اذان دے کر نماز ادا کرے لیکن مساجد کو کلی طور پر بند نہیں کرنا چاہیے ۔

سفارشات

.مساجد کو کلی طور پر بند نہیں کرنا چاہیے بلکہ مسجد کا عملہ اور صحت مند لوگ احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے مسجد میں نماز ادا کریں

.نماز ننگے فرش پر ادا کی جائے نا کہ صفوں یا قالین وغیرہ پر ۔

.ہر نماز کے بعد مسجد کا صحن دھویا جائے ۔

.مسجد میں آنے والوں کیلیئے جراثیم کش محلول موجود ہو ۔

.نمازی فاصلے پر کھڑے ہوں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرنے سے گریز کریں.

.ماسک پہن کر نماز ادا کی جائے اور چھینک آتے وقت منہ پر رومال رکھا جائے تا کہ جراثیم دوسرے لوگوں میں منتقل نا ہوں ۔

.نمازی گھر سے وضو کرکے آئیں ۔

.نماز اور خطبہ جمعۃ کا دورانیہ مختصر ہونا چاہیے ۔

.لمبی گفتگو اور اجتماعات سے گریز کرنا چاہیے ۔

.نمازوں کو جمع کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے

حوالہ جات

CC BY

(1)القرآن ، البقرۃ10 :
(2)الجرجانی ، علی بن محمد بن علی ، التعریفات ،دارالدیان التراث، مصر ،2000،ص268 :
(3)القرآن ، الصافات89 :
(4)القرآن ، البقرۃ184 :
(5)رضوی ، فرحت فاطمہ، اردو لغت،اردو لغت بورڈ کراچی، 1977 ، ج22: ، ص236:
(6)ابن سیدہ ، علی بن اسماعیل ، المحکم والمحیط الاعظم ، دار الکتب العلمیہ بیروت ،2000 ، ص566:
(7)مرتضی الزبیدی ، محمد بن عبد الرزاق الحسینی ، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الھدایہ ، وزارۃ الارشاد والانباء ، الکویت ،2000 ، ص335 :
(8)مجم المصطلحات الطبیعہ ، مجمع اللغۃ العربیۃ بیروت ، ج 2 : ،ص145:
(9) A.S Hornby , Oxford Advanced Learner's Dictionary Of Current English,Ed.Jonathan Crowther (Oxford: Oxford University Press,1995)
(10)ابن ماجہ ، محمد بن یزید ،سنن ابن ماجہ،کتاب احکام القضاء ، بیروت ، دار احیاء العربیۃ ، طبع1952:،حدیث2340 :
(11)القرآن ، البقرہ114 :
(12)ڈاکٹر مشتاق احمد ، وبائی امرض و جمعہ و جماعت پر پابندی ، حارث پبلی کیشنز ، ص08:
(13)الذہبی ، شمس الدین الذہبی ، سیر اعلام الانبیاء ،ج01:،ص313:
(14)مسلم ، مسلم بن حجاج ، صحیح مسلم ، کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا ، باب الجمعہ بین الصلوتین فی الحضر ، بیروت ، دار الغرب الاسلامی ، طبع1998:، حدیث1633 :
(15)ڈاکٹر حافظ حسن مدنی ، کورونا وائرس سے احتیاط اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی ، جامعہ اسلامیہ لاہور ، ص30 :
(16)القرآن ، البقرہ239 :
(17)ایضاً
(18)ابو داؤد ، سلیمان بن اشعث ، سنن ابی داؤد ،کتاب الصلوۃ ، بیروت ، دار احیاء العربیۃ ، طبع1952:،حدیث551 :
(19)بخاری ، محمد بن اسماعیل ، جامع الصحیح ، کتاب الاذان ، بیروت ، دار الغرب الاسلامی ، طبع1998 : ،حدیث632 :
(20)مسلم ، مسلم بن حجاج ، صحیح مسلم ،صلاۃ المسافرین ، حدیث1603 :
(21)بخاری ، محمد بن اسماعیل ، جامع الصحیح ، کتاب الاذان ، حدیث616 :
(22)ایضاً ، بخاری ، محمد بن اسماعیل ، جامع الصحیح ،کتاب الصلوۃ،حدیث1946 :
(23)مسلم ، مسلم بن حجاج ، صحیح مسلم ، کتاب الصیام ، حدیث2610 :
(24)القرآن ، البقرہ116 :
(25)قرطبی، شمس الدین قرطبی ، تفسیر قرطبی، 77/2
(26)شوکانی ، ابو علی محمد بن علی ، فتح القدیر ،ج6:،ص652:
(27)ڈاکٹر حافظ حسن مدنی ، کورونا وائرس سے احتیاط اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی ، جامعہ اسلامیہ لاہور ، ص44 :
(28)عادل قاسمی ، اختر امام عادل قاسمی ، نوازل الفقہ ، دائرۃالمعارف الاسلامیہ ،بھار،2023،جلد05:،ص322:
(29)ایضاً ، ص332:
(30)ایضاً ،ص324:

CC BY